انوارِ خطِ روشن

۱۴۲۳ھ

مجموعۂ حمد و نعت

پروفیسر ڈاکٹر محمد علی اثر

ناشر

نشاط پبلشرز

20-4-226/9 محبوب چوک' حیدر آباد۔500002

نام کتاب	:	انوارِ خطِ روشن
مصنف	:	پروفیسر محمد علی آثر
سال اشاعت	:	۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء
تعداد اشاعت	:	۴۸۶
کمپوزنگ	:	ممتاز کمپیوٹرس، 866-3-20، رحیم منزل، شاہ گنج، حیدرآباد۔2 فون: 4577739
سرورق	:	سلام خوش نویس
طباعت	:	عائش آفسٹ پرنٹرس، متصل مسجد رضیہ، روبرو فائر اسٹیشن، جدید ملک پیٹ، حیدرآباد۔۳۶
ھدیہ	:	۵۰ روپیے عام ایڈیشن، ۶۵ روپیے لائبریری ایڈیشن
ناشر	:	نشاط پبلشرز۔20-4-226/9 محبوب چوک حیدرآباد500002

ANWAR-E-KHAT-E-RAOSHAN

BY

PROF. MOHD. ALI ASAR

PRICE RS. 65/-

NISHATH PUBLISHERS

20-4-226/9, MEHBOOB CHOWK,

HYDERABAD 500002

ترتیب

باب حمد

باب نعت

انتساب

والدگرامی حکیم شیخ محبوب صاحب مرحوم کے نام

محمد علی اثرؔ

زباں ملی ہے مجھے حمدِ کبریا کے لیے
سخن ملا ہے فقط نعتِ مصطفیٰؐ کے لیے

اثرؔ

ھدیۂ تشکر و امتنان

اللہ تبارک تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے اپنے حبیب پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں اس ہیچ مدان کو اپنی حمدیہ و نعتیہ شاعری پر مشتمل ایک اور گلدستے ''انوار خطِ روشن'' کی اشاعت کا موقع عنایت فرمایا۔

میں برادر محترم حضرت سید شاہ محمد جمیل الدین حسینی قادری رضوی شرفی صاحب سجادہ نشین بارگاہ شرفی چمن سبزی منڈی حیدرآباد کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ موصوف نے اپنی شبانہ روز مصروفیات سے وقت نکال کر نہ صرف اس ناچیز کی تصانیف اور پیش نظر مجموعۂ حمد و نعت کے مسودے کا بہ نظر غائر مطالعہ کیا اور اپنے گراں قدر تاثرات سے سرفراز کیا فرمایا بلکہ احقر کی ہمت افزائی بھی کی۔

ممتاز ماہر عروض اور بلند پایہ شاعر علامہ شارق جمال کا بھی ممنون کرم ہوں جنہوں نے اس مجموعۂ کلام پر اپنے تاثرات تحریر کرنے کی زحمت گوارا کی اور قطعۂ تاریخ و مادّہ ہائے تاریخ سے بھی نوازا۔

میں اپنے عزیز دوست اور اس کتاب کے محرک ڈاکٹر فاروق شکیل کا بھی شکر گزار ہوں، جنہوں نے نہ صرف اس کی ترتیب و تزئین میں مفید مشورے دیئے بلکہ اس مجموعۂ کلام کا تاریخی نام بھی تجویز فرمایا۔

مولانا ڈاکٹر راہی فدائی، مولانا محمد عبد الحلیم، سید عبد السلام شکیل، قاضی اسد ثنائی، سردار سلیم اور محمد ذکی الدین لیاقت سے بھی اظہار ممنونیت ضروری ہے جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت کے مختلف مرحلوں میں میرے ساتھ تعاون کیا۔

کسی بھی کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں پروف ریڈنگ ایک صبر آزما کام ہوتا ہے۔ ''انوارِ خطِ روشن'' کی پروف ریڈنگ کا کام میری شریک حیات ڈاکٹر راحت سلطانہ نے بڑی توجہ سے انجام دیا ہے۔ تاہم ان سے جو تعلق خاطر ہے اس کی بنا پر شکر ادا کرنا محض ایک رسمی بات ہوگی۔

محمد علی اثرؔ

فکرِ جمیل

نعت وہ روشن لفظ ہے جس کے سنتے ہی ذہن کے گوشوں میں سراپائے محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس اجالا پھیل جاتا ہے اور دل و دماغ انبساطِ عقیدت و محبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہو جاتے ہیں۔ اور خیالات بلا توقف ۱۴ صدیوں کا فاصلہ پھلانگ کر شہرِ مدینہ کی مہکتی ہوئی گلیوں میں گھومنے لگ جاتے ہیں اور وہاں کے مناظر تصور کی آنکھوں میں پھرتے ہوئے عاشقِ رسول کو، قدوم رسولؐ پر جھکا دیتے ہیں۔

نعت گوئی ایک ایسا مشغلہ ہے جو ہر سوجھ بوجھ رکھنے والے امتی کو اپنے آقاؐ کی محبت سے سرشار کر کے یا ایھا الذین اٰمنوا استجیبوآ الی اللّٰہ ورسولہ اذا دعاکم (اے ایمان والو! ڈرو رجوع ہو جاؤ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف جب وہ تمہیں بلائیں) کے مفہوم کا عملی فریضہ ادا کرنے کا پیغام دیتا ہے۔ نعت کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی قدامت لولاک لما خلقت الافلاک کی ہے۔ عرش و کرسی کی تاریخ اور کن فیکون کی تاریخی قدامت اس کی گواہ ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو عالم دنیا میں بینائی عرش پر لکھی ہوئی تحریر لا الٰہ الا اللّٰہ محمد الرسول اللّٰہ دیکھنے کے لئے عطا ہوی۔ ''نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے (اور) محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔'' حضورِ اکرمؐ کی رسالت گویا توصیف محمدیؐ ہے جو نعت کی تعریف میں آتی ہے۔ اسی نعت کے وسیلے سے حضرت آدمؑ نے اپنی دعاؤں اور مرادوں کا ثمرہ پایا، دنیوی زندگی کے وسائل پائے۔ یعنی نعت (توصیفِ محمدیؐ) نے حضرت آدمؑ کو مشکلات سے نجات دلائی۔ حضرت آدمؑ کا محمدالرسول اللّٰہ کہنا یعنی حضورِ اکرمؐ کو رسول مان لینا اور اس کا واسطہ دینا باعث نجات بنا۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وبارک وسلم پھر اس کے ساتھ دنیا کے تمام معاملات میں وصفِ محمدیؐ کا عمل دخل، تمام پیغمبروں علیہم السلام کو بشارتیں، تمام صحائف میں اذکار و اوصاف، نعت ہی کا ثبوت بنتے ہیں اور اس کے وسیلہ نجات ہونے کا بھی ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ صحائف تو صحائف ہیں خود کلام مجید فرقانِ حمید بھی خاص الخاص نعت کی گنجائش فراہم کرتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ نعت سنت اللہ ہے۔ اللہ جل جلالہٗ کے طریقے میں شامل ہے۔ اور جو اللہ کے طریقے میں شامل ہے وہ وسیلہ نجات ہے یہ تو عالم بالا کا طریق کار ہے۔ عالمِ بالا کے طریق کار کی پیروی کرنا عالمِ زیریں کا فرض بنتا ہے۔ اسی لئے محبوبِ رب العالمین ہی نے نعت کا اہتمام کرنے والے کی پذیرائی فرمائی۔ نعت کہنے والے کو منبر تک سرفراز فرمایا۔ اپنی مزمل والی چادریں بھی سرفراز فرمائیں۔ سرفرازی محبوب رب العالمینؐ نجات اور بخشش کے سوا کیا ہے۔ محبوب رب العالمینؐ کی عطا

دنیوی واخروی خزانہ ہے۔ اللّٰھم صل علٰی سیدنا مولانا محمد و بارک وسلم۔ نعت گوئی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدگی کی سند حاصل ہے۔ ورنہ خود حکم دے کر منع فرمادیتے منبر اور چادر کی نوازش نہ ہوتی۔

میں اپنے قلم کو اختصار کا رخ دیتے ہوئے اردو کے ممتاز محقق، دکنی ادب کے ماہر اور بلند پایہ شاعر پروفیسر محمد علی اثر کی نعتیہ شاعری کی طرف موڑتا ہوں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے ڈاکٹر صاحب موصوف میرے بچپن کے ہم مکتب ہیں اور مدرسۂ وسطانیہ اردو شریف حیدرآباد کی طلباء یونین کے وہ معتمد اور ناچیز نائب معتمد تھا۔ یہ تقریباً ۳۵ سال پرانی بات ہے۔ زمانے کے الٹ پھیر اور وقت کے تقاضوں سے کیا کیا کچھ نہیں ہوا۔ بہرحال قدرت کو ملانا تھا۔ ۱۹۹۸ء کے دوران اردو گھر مغل پورہ حیدرآباد میں زاویہ قادریہ کی جانب سے منعقدہ ایک تقریب شاید علیم صبا نویدی کی کتاب ''ٹمل ناڈو کے مشاہیر ادب'' کی رسم اجراء کے موقع پر ان سے ملاقات ہوئی جہاں انہوں نے اپنا مقالہ بھی پڑھا تھا اور مشاعرے میں نعت بھی سنائی تھی۔ ان کی تحریر اور تخلیق دونوں نے مجھے متاثر کیا۔ پھر وہ اپنے بہت سے رشحات قلم اپنے دوستوں کے ذریعے مطالعے کے لیے بھجواتے رہے۔ حال ہی میں مولانا سید شاہ ظہور الحق صاحب کے مکان (چادر گھاٹ، حیدرآباد) میں مجلس احبابِ طریقت کی جانب سے ایک مخصوص محفل نعت ترتیب دی گئی تھی۔ اتفاقاً وہاں پھر ڈاکٹر صاحب سے ملاقات ہوی۔ ۳۰/اکتوبر ۲۰۰۲ء کی دوپہر جب میں اپنے کام میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بجی میں نے رسیور اٹھایا آواز آئی ''السلام علیکم میں محمد علی اثر بول رہا ہوں مجھے مولانا جمیل صاحب سے بات کرنا ہے''۔ غیر متوقع کال تھا چونکا تو نہیں بڑی مسرت کے ساتھ وعلیکم السلام کہا۔ خیر خیریت کی دریافت کے بعد انہوں نے کہا ''ایک تکلیف دے رہا ہوں، قاضی اسد ثنائی آئیں گے میں ان کے ذریعے اپنی تازہ نعتوں کا مسودہ بھجوا رہا ہوں۔ آپ اس پر اپنے تاثرات تحریر فرمائیں''۔ کچھ سمجھ میں نہیں آیا سوائے ہاں کرنے کے۔ سوچ میں پڑ گیا کہ میں اثر صاحب کو کیسے یاد آ گیا؟ کچھ دیر بعد ہی باب الداخلہ پر قاضی اسد ثنائی نمودار ہوئے۔ میرے مرحوم دوست مولانا قاری انصار علی قریشی کے فرزند اکبر ہیں۔ قاضی صاحب آتے آتے دروازے پر رک گئے اور پیچھے کی جانب مڑ کر اور کسی کو بلا رہے تھے۔ ''آیئے حضرت موجود ہیں''۔ اتنے میں ان کے پیچھے سے ایک اور وضع دار شخصیت نمودار ہوی یہ مولانا ڈاکٹر راہی فدائی تھے۔ دونوں کو اٹھ کر لینا پڑا۔ پہلے ہی سے بہت سے لوگ میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ دونوں کو اپنے پہلو میں جگہ بنا کر بٹھایا۔ مولانا راہی فدائی کی بارعب شخصیت سے پورا مجمع متاثر تھا۔ سب خاموش بیٹھے رہے۔ دو چار منٹ کی خاموشی کے بعد میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب اور قاضی صاحب عجلت کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور لوگوں کو دیکھ کر اپنی بات بتانے سے جھجک رہے ہیں۔ میں نے سکوت توڑا تو قاضی صاحب نے دریافت کیا کہ کیا ڈاکٹر محمد علی اثر صاحب کا فون آیا تھا۔ ''میں نے کہا ہاں ابھی آیا تھا۔ تب انہوں نے

ایک بستہ میرے آگے بڑھایا میں نے اسے بازو میں رکھ لیا۔ چائے نوشی کے بعد بغیر کسی گفت وشنید کے دونوں حضرات واپس ہوگئے۔ عجیب اتفاق ہے کہ جب قاضی صاحب نے مجھے کتابوں کا بستہ دیا تو اس وقت بہت سے لوگ موجود تھے۔ اُن میں سے کسی نے سمجھا ہوگا کہ قاضی صاحب بستہ میں مصری بادام یا کسی محفل عقد کا کوئی خاص تحفہ رکھ کر گئے ہیں اور کچھ ہی دیر بعد بستہ نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ مجھے پتہ بھی نہ چلا! رات میں فرصت کے وقت تلاش کیا گھر کے سب افراد سے دریافت کرلیا مگر کسی کو بھی پتہ نہ تھا کہ کیا ہوا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں۔ پھروہی اتفاق ...... عجیب اتفاق!! چوتھے یا پانچویں دن جب میں اپنی نشست گاہ پر آیا تو بڑے اہتمام کے ساتھ بستہ موجود ہے۔ آنکھیں کھل گئیں حیرت درحیرت یہ گم ہونا کیسا اور اس کا مل جانا کیسا؟ خیر یہ تو سب کرشمہ ہے نعتِ نبی کا۔ آقائے دوجہاں نے مجھے رسوائی سے بچالیا۔

اسی رات بستہ کو کھولا۔ ایک لفافہ اور اس کے ساتھ دو کتابیں ''مقالات اثر'' اور ''نوادرات تحقیق'' تھیں۔ الحمدللہ کتابیں دیکھ کر طبیعت باغ باغ اور نیند کافور ہوگئی۔ تحقیقی وتنقیدی مضامین کو بغور پڑھتا رہا یہاں تک کہ اذانِ فجر کی آواز گونج اٹھی۔ مسجد جانے تک تحریر کے اسلوب، روانی اور تبحر علمی کے اثرات ذہن پر مرتب رہے۔ ڈاکٹر صاحب جس طرح شاعری میں دست رس رکھتے ہیں اسی طرح نثر نگاری میں بھی ید طولیٰ کے مالک ہیں۔ حمد ونعت کے مسودے پر نظر دوڑانے کا موقع ملا۔ پہلے چند حمدیہ نظمیں ہیں بعد میں غزل کی ہیئت میں چند نعتیں اس کے بعد حمدیہ ونعتیہ ماہیے، ثلاثیاں اور قطعات اور پھر ۱۹۲ اشعار والی نعت سب سے آخر میں۔

حمدِ خداوندی بندے کے لئے ایک لازمی عمل ہے۔ حمد بجالانے کے لئے زمین آسمان کے قلابے بھی اگر بندہ ملا دیتا ہے تو بھی اس کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ رب تبارک تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قل لو کان البحر مدادًا لکلمات ربی لنفدالبحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولوجئنا بمثلہٖ مددًا (کہف) .

''اگر سارے سمندر بھی روشنائی بن جائیں اور اس سے حمد لکھی جائے تب بھی حمد کا حق ادا نہ ہوسکے گا سمندر سوکھ جائے گا باوجودیکہ دوسرا سمندر بھی فراہم کردیا جائے''۔ (مفہوم)

لیکن اس کے باوجود بندے کا حق ہے کہ وہ حمد بیان کرے۔ حمد میں دو طریقے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ کے صفاتِ جمالیہ وکمالیہ کی تعریف اپنی بے بس زبان سے بیان کرے۔ دوسرا طریقہ مناجات ہے یعنی اللہ کی مہربانیوں کو یاد کرتے ہوئے التجائیں کی جائیں اور اپنی عاجزی کا اظہار کیا جائے۔

پیش نظر مجموعۂ کلام میں حمد بیان کرنے کے دونوں طریقے موجود ہیں۔ قاری کو دونوں کیفیات کا حظ حاصل ہوتا ہے۔ یہ ڈاکٹر صاحب کی قادرالکلامی کی علامت ہے۔ ان کی حمدیہ نظموں میں،

اوصافِ الٰہی کے اظہار میں مطلع سے مقطع تک کہیں جھول نظر نہیں آتا۔

زمیں سے تا بہ فلک ہیں عنایتیں کیا کیا　　محیط کون و مکاں پر ہیں نعمتیں کیا کیا
وہی رحیم بھی رحمٰن بھی کریم بھی ہے　　ہمارے حق میں اتاری ہیں آیتیں کیا کیا

ان اشعار کی ردیف ''کیا کیا''، ''فبایٔ الآءِ ربکما تکذبان'' کی گونج اور تاثیر سے مملو ہے۔ ''کیا کیا'' کی ردیف میں اثر صاحب نے ۲۴ اشعار پر مشتمل دو حمدیں لکھیں ہیں۔ تیسری حمد بھی زبان و بیان کے ساتھ ساتھ ہمہ تن بندگی و خود سپردگی کی نمائندگی کرتی ہے۔

لا مکاں پر ترا تصرف ہے　　اور سارے زماں مکاں تجھ سے
رحم فرما زمین والوں پر　　شش جہت ہفت آسماں تجھ سے

اس مجموعۂ کلام کی پہلی نعت رسولِ کریمؐ کے دربار میں نعت کی نعت ہے التجا کی التجا۔

نور بھر دیجیے مرے اشعار میں　　ہے اثر کی بس یہی اک التجا

اور پھر اس کے بعد غزل کی ہیئت میں کہی گئی نعتوں کا ایک سلسلہ ہے ان تمام نعتوں میں شاعر کی وارفتگی عشق، بارگاہِ رسالتمآبؐ میں حاضر خدمت ہے۔ حضور اکرمؐ کو حاضر ناظر جان کر محمد علی اثر آپؐ سے مخاطب ہیں۔

آپؐ ہیں محترم آپؐ ہیں محتشم　　آپؐ برتر ہیں بعد از خدا یا نبیؐ

اثر صاحب قابل صد مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اپنے آقاؐ کی حیات کو ابدی جانا اور ۱۴ صدیوں کے زمانی فاصلے سے دکن میں رہ کر مخاطب کیا۔ جزاک اللہ وہ سچے عاشق رسولؐ ہیں انہوں نے آقائے مدینہ کو ہزار زاویے سے سوچا ہے، دیکھا ہے اور مانا ہے۔ ان کا یہ شعر اس قول کی تصدیق کرتا ہے۔

جود و سخا سے صدق و صفا سے جڑے ہوئے　　انؐ کے طفیل ہم ہیں خدا سے جڑے ہوئے
آقا ہمیں بھی در پہ بلائیں گے ایک روز　　اس آس میں ہیں صبر و رضا سے جڑے ہوئے

اس نعت کی ردیف ''جڑے ہوئے'' ایک انوکھا اور اچھوتا انداز رکھتی ہے۔ یہ شاعر کی ذہنی اپج ہے۔ ڈاکٹر محمد علی اثر کا ایک ایک شعر ہر مومن کے دل کی صدا ہے اور ہر مومن کی آرزو کی ترجمانی کرتا ہے۔

یا نبیؐ بلا لیجیے اس طرح مدینے کو　　زندگی ادھر گزرے موت بھی ادھر آئے

یہ تصوراتی دنیا کا کمال ہے اور ڈاکٹر اثر کی تصوراتی دنیا اتنی وسیع ہے کہ ہر زمانے کا احاطہ کر لیتی ہے اور عاشقان و فدائیان رسول مقبولؐ آنحضرتؐ کے عالی مرتبت نقشِ پا کو چومنے کی دلی تمنا رکھتے ہیں۔

ہر زمانے کی آنکھ نے چوما　　جب ملا نقش پا محمدؐ کا

عشق کی ایک منزل آنسو بہانے کی ہوتی ہے اور یہ آنسو بہانا محض اپنی بے بسی کو ظاہر کرنا نہیں ہوتا بلکہ اپنے اضطراب کو آخری حد تک پہنچانا مقصود ہوتا ہے۔

فراقِ عشقِ احمدؐ میں ہوئی ہیں باوضو آنکھیں الٰہی اب تو دکھلا دے مجھے جلوے محمدؐ کے

ڈاکٹر محمد علی آثر کی نعتوں میں ایک خاص حسنِ ترتیب ہے۔ ہر نعت سراپائے رسولؐ کا ایک آئینہ ہے۔عقیدت ومحبت کا اظہار ہے۔سیرتِ پاکؐ کے پہلو بھی ہیں، معجزات بھی ہیں اور تاریخ اسلام کے واقعات کا تذکرہ بھی۔

خدا کے نور سے ہیں سید الوریٰ روشن ازل سے تا بہ ابد ان کا سلسلہ روشن

نادر زمینوں میں نعت گوئی عطائے رسولؐ کے سوا کچھ نہیں یہ آثر صاحب کی وابستگی رسولؐ اور خود سپردگی ہی کا حصہ ہے۔ ''سید الوریٰ'' کی ترکیب آثر صاحب کے وسعت علم کی غماز ہے۔

میں غلام محمدؐ ہوں ایسا اثر جس پہ آقاؐ کا لطف و کرم ہے سدا

اور اسی لطف وکرم کا یہ بھی اثر ہم نے دیکھا کہ ان پر نعت کہنے کے لیے نئی جہتیں بھی منکشف ہوئی ہیں۔انہوں نے غزل کی ہیئت اور قطعات کے علاوہ ''ماہیا'' اور ''ثلاثی'' کی شکل میں بھی حمد و نعت کے نمونے پیش کیے ہیں۔

ماہیے اور ثلاثی کی ترکیب خوب ہے۔دونوں اصناف میں تین ہی مصرعے ہوتے ہیں۔ نظم کا پہلا اور تیسرا مصرع ہم قافیہ وہم ردیف ہوتا ہے۔اور بیچ کا مصرع آزاد مگر دونوں مصرعوں سے متصل۔ چاہے پہلے مصرع کے ساتھ جوڑ کر پڑھیے پورا مطلب۔ چاہے تیسرے مصرع کے ساتھ جوڑ کر پڑھیے مکمل شعر کا مطلب دونوں طرف سے صد فیصد۔

ماہیا (حمد):

تو سب کا سہارا ہے
تو نے کیا پیدا
تو مارنے والا ہے

تو سب کا سہارا ہے: تو نے کیا پیدا...... مکمل مطلب دیتا ہے۔

تو نے کیا پیدا: تو مارنے والا ہے...... مکمل مفہوم۔

اس جدت طراز لئے میں ان کے تمام حمدیہ اور نعتیہ ماہیے خوب بہت خوب ہیں اور یہی حال ثلاثیوں کا ہے۔

ثلاثی (حمدیہ):

تیرا مسکن کہاں نہیں مولا
دور رہتا نہیں تو بندوں سے
تو ہے شہہ رگ سے بھی قریں مولا

''انوارِ خطِ روشن'' کے آخر میں محمد علی آثر صاحب نے ۱۹۲ اشعار پر مشتمل وہ نعت پاک شامل کی ہے جس کی ردیف ''درود تم پر سلام تم پر'' نہایت رواں اور بولتی ہوی ہے۔ یہ نعت سلام کے طور پر بھی پیش کی جاسکتی ہے۔ ابتدائی دور سے آج تک ''لاکھوں سلام'' اور سلام سے متعلق الفاظ کمی بیشی کے ساتھ ردیف بنا کر کہے جاچکے ہیں اور آئندہ بھی کہے جائیں گے لیکن ڈاکٹر آثر کا اسلوب ان کا اپنا اسلوب ہے۔ اس نعت میں انہوں نے نعت اور سلام کی پوری دنیا کو یکجا کردیا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ اس کا اجران کو عقبیٰ کے علاوہ اسی دنیا میں نہ ملے۔ ایک شعر میں تو دین کے پورے اصول جمع نظر آتے ہیں ؎

خدا کی وحدت، نبیؐ کی طاعت، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج
کہا ہے تمؐ نے ''ہے فرض تم پر'' درود تمؐ پر سلام تمؐ پر

ثانی مصرع میں ''ہے فرض تم پر'' کہہ کر شاعر نے کمال کردیا۔ ان الفاظ کو واوین میں رکھنے سے تم کی ضمیر کا مرجع امت ہے۔ اگر اس کو بغیر واوین کے رواں پڑھا جائے تو تم کی ضمیر رسولِ کریمؐ کی طرف رجوع ہوگی اور مزے کی بات یہ ہے کہ دین کے اصول رسولؐ پر بھی فرض ہیں۔ ڈاکٹر آثر کا یہ شعر عاشقانِ زار کے لئے مژدۂ سرور و سرشاری ہے۔ عاشقانِ رسولؐ سر دھنتے جائیں گے اور گنگناتے جائیں گے ؎

خدا کی وحدت، نبیؐ کی طاعت، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج
کہا ہے تمؐ نے ''ہے فرض تم پر'' درود تمؐ پر سلام تمؐ پر

لفظ نعت کے ساتھ ہماری دیوانگی کا عالم جڑا ہوا ہے۔ پتہ نہیں جنون میں لکھا گیا کیا کیا۔ سچ بات تو یہ ہے کہ محمد علی آثر نے جس وابستگی کے ساتھ نعت کہی ہے اس کی ترجمانی کا ایک ہزارواں حصہ بھی ادا نہیں ہوا۔ آثر صاحب کی نعت پاک کا سرمایۂ عشقِ رسولِ محترمؐ و محتشم کے پرنور سراپے کی جھلک لیے منظر عام پر آرہا ہے۔ خدا سے امید ہے کہ عوام و خواص اس کو بہ نظر استحسان ہی نہیں بہ چشم عقیدت اپنی پلکوں سے چومیں گے۔

آخر میں آثر صاحب سے میری خواہش ہے کہ جس طرح انہوں نے ۱۹۲ اشعار پر مشتمل نعتِ رسولِ خدا کہی ہے اسی طرح حمد باری تعالیٰ کے بھی ۶۶ اشعار لکھیں اور اس سے اپنے اگلے مجموعہ کلام کو زینت بخشیں۔

مولانا سید شاہ محمد جمیل الدین حسینی رضوی قادری شرفی
(سجادہ نشین بارگاہِ شرفی چمن سبزی منڈی، حیدرآباد)

چراغِ حرفِ حمد ونعت

پروفیسر محمد علی آثر اردو کے معروف محقق، نقاد اور شاعر ہیں۔ دکنی ادب کی تحقیق سے متعلق آپ نے کئی اہم کام انجام دیے ہیں۔ اس لئے انھیں ماہر دکنیات کہا جاتا ہے۔ کئی اہم کتابوں کی تدوین کے ساتھ ساتھ آپ اپنی تحقیقی کتابیں بھی ۱۹۷۷ء سے شائع کرتے آئے ہیں۔ ان کی تحقیقی کارکردگی کو دنیائے ادب میں قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ تحقیق کے ساتھ ساتھ انہوں نے شعری ادب کی تخلیق پر بھی نظر رکھی ہے اور تین شعری مجموعے دنیائے ادب کو دیے ہیں۔

''انوارِ خطِ روشن'' ڈاکٹر آثر کا مجموعہ حمد ونعت ہے اس میں کچھ حمدیں اور نعتیں غزل کے عروضی فارم میں ہیں اور کچھ حمدیہ اور نعتیہ کلام ''ماہیا'' اور ''ثلاثی'' کی ہئیت میں ہے۔ آخری صفحات پر ایک طویل نعتیہ نظم بھی موجود ہے۔

حمدیہ شاعری میں جہاں ڈاکٹر صاحب کے قلمِ ثنا رقم نے اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی بیان کی ہے وہیں سلامتی کے ساتھ زندگی گزارنے اور برائیوں سے بچنے کی دعائیں بھی مانگی ہیں ؎

وہی رحیم بھی رحمان بھی کریم بھی ہے ہمارے حق میں اتاری ہیں آیتیں کیا کیا
آثر اسی سے منور ہیں جسم و جاں میرے بصیرتیں بھی ہیں کیا کیا بصارتیں کیا کیا

رحم فرما زمین والوں پر شش جہت ہفت آسماں تجھ سے
آدمیت کی سرفرازی ہو ابن آدم ہے ضوفشاں تجھ سے

نعتیہ شاعری میں سرورِ کونین، فخر رسل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کا انداز ملاحظہ ہو ؎

روش روش ہے منور جہاں جہاں جاؤں قدم قدم پہ چراغ آپؐ نے کیا روشن
نہیں تخصیص کوئی رنگ و نسل و ملک و مذہب کی کھلے ہیں ہر بشر کے واسطے رستے محمدؐ کے

مدح رسولؐ انام کے ساتھ اس طرح کے شعر بھی آپ نے اس مجموعے میں شامل کیے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں ؎

اللہ کا یہ سب سے بڑا فضل ہے کہ ہم ہیں دامن رسولِ خدا سے جڑے ہوئے
ہم پر بڑا کرم ہے یہ پروردگار کا ذکر رسولِ پاک جو ورثے میں آ گیا

اس نوع کے اور دیگر موضوعات کے بھی نعتیہ اشعار آپ نے خوب کہے ہیں۔ غزل کی ہیئت کے علاوہ ''ماہیے'' اور ''ثلاثی'' کے عروضی فارم میں بھی آپ نے حمدیہ اور نعتیہ شاعری کی ہے۔ حمدیہ ماہیوں میں اللہ جل جلالہٗ کی ثنا اس طرح بیان کی ہے ؎

اکبر ہے تو عامر ہے
ذات تری اعلیٰ
ہر چیز پہ قادر ہے

حمدیہ ثلاثی میں مولائے کریم معبودِ حقیقی کی تعریف کا انداز ملاحظہ فرمائیں ؎

تیرا جلوہ ہے چار سو سائیں
پھول میں، چاند میں، ستاروں میں
ذرّے ذرّے میں تو ہی تو سائیں

نعتیہ ماہیے میں مدحتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تین مصرعوں میں اس طرح بیان کی ہے ؎

احمدؐ بھی ہیں حامدؐ بھی
نور کا پیکر ہیں
عابدؐ بھی ہیں ساجد بھی

حمدیہ اور نعتیہ ماہیوں کے لئے محمد علی اثر نے دوسرے شاعروں کی طرح کئی اوزان کا انتخاب نہیں کیا ہے بلکہ آج کے صاحب الرائے اہل قلم اور ماہیہ گو نے جس وزن پر اتفاق کیا ہے یعنی ؎

مفعول مفاعیلن
فاع مفاعیلن
مفعول مفاعیلن

ڈاکٹر صاحب نے بھی اسی وزن وارکان میں تمام ماہیے تخلیق کیے ہیں۔انہوں نے جس طرح نثر میں اپنے قلم کی سحر کاری سے تحقیق کے باب میں کام لیا ہے اسی طرح حمدیہ اور نعتیہ شاعری میں بھی اپنی رواں دواں شعر گوئی کے جوہر دکھائے ہیں۔آپ کی یہ شعری تخلیقات نہایت آسان زبان میں ہیں۔ ثقیل لفظوں اور دقیق مرکب الفاظ سے پرہیز کیا ہے۔ایک طرح سے آپ نے سہل ممتنع میں شعر کہنے کی کوشش کی ہے۔حمدیہ شاعری میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی کا بیان اس کے علوی مرتبے کے مطابق ہے اور نعتیہ شاعری میں رتبۂ رسولؐ کی عظمت کا تذکرہ ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر'' کے ذیل میں ہے۔حد سے تجاوز نہیں ہونے دیا ہے۔محبت رسولؐ بھی کم نظر نہیں آتی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و یکتائی کی جھلک بھی موجود ہے۔یہ خوبیاں اس شعری مجموعے کی اہمیت کے لئے کافی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ''انوارِ خطِ روشن'' کو عاشقانِ رسولؐ قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے۔

علامہ شارق جمال

حمدِ باری تعالیٰ

زمیں سے تا بہ فلک ہیں عنایتیں کیا کیا
محیط کون و مکاں پر ہیں نعمتیں کیا کیا

یہ صورتیں بھی ہیں کیا کیا' یہ سیرتیں کیا کیا
جُدا ہر ایک میں رکھی ہیں خصلتیں کیا کیا

کہا ہے اس نے رگِ جاں سے بھی قریب ہوں میں
مگر ہمیں نے بڑھائیں مسافتیں کیا کیا

شجر حجر بھی ہیں محوِ ثنائے ربِ کریم
دکھا رہا ہے وہ آئینہ صورتیں کیا کیا

یہ ماہتاب کی ٹھنڈک ' یہ آفتاب کی لُو
نوازشیں بھی ہیں کیا کیا ' اذیتیں کیا کیا

ہر ایک ذرّے میں پوشیدہ ایک عالم ہے
بتائیں کیسے کہ اس کی ہیں قدرتیں کیا کیا

فاینما ہے کہیں اور حدیثِ طُور کہیں
یہ فاصلے بھی کیا کیا ' یہ قربتیں کیا کیا

اثر اُسی سے منور ہیں جسم و جاں میرے
بصیرتیں بھی ہیں کیا کیا ' بصارتیں کیا کیا

اُسی نے ہم پہ اُتاری ہیں رحمتیں کیا کیا
اُسی سے ہم کو مگر ہیں شکایتیں کیا کیا

دھنک میں دیکھیے اس کی ہیں رنگتیں کیا کیا
اُفق سے ظاہر اسی کی ہیں رفعتیں کیا کیا

اُسی کے حکم کے تابع خیر بھی، شر بھی
مصیبتیں بھی کیا کیا، ہیں راحتیں کیا کیا

اُسی کے حکم سے جلتے ہیں آندھیوں میں چراغ
اُسی کے حکم سے بنتی ہیں قسمتیں کیا کیا

یہ حور و قصر، یہ غلماں، یہ کوثر و تسنیم
ہیں نیک لوگوں کے حق میں بشارتیں کیا کیا

میں بھولنا بھی جو چاہوں بھلا نہیں سکتا
اُسی نے دل میں سمودی ہیں چاہتیں کیا کیا

قدم قدم پہ منوّر کیے اُسی نے چراغ
ہر ایک گام پہ تھیں ورنہ ظلمتیں کیا کیا

ہے روزِ حشر کا مالک وہ قادرِ مطلق
پتہ نہیں کسے دے گا وہ عزتیں کیا کیا

گرہ میں باندھ لو اس کی ہدایتیں' ورنہ
صعوبتیں بھی ہیں کیا کیا' اذیتیں کیا کیا

ہے شاخِ گل میں لچک' پھول پھول رعنائی
چمن چمن سے ہویدا ہیں نزہتیں کیا کیا

ہزار راتوں سے بہتر ہے ایک قدر کی رات
اس ایک رات میں رکھی ہیں برکتیں کیا کیا

ق

یہی وہ رات ہے جس میں ہوا نزول قرآں
اسی میں رب نے اتاری ہیں رحمتیں کیا کیا

اثر اسی کے اشارے سے ٹوٹتے ہیں عذاب
وہی تو بھیجتا رہتا ہے رحمتیں کیا کیا

یہ مرا جسم اور جاں تجھ سے
آرزووں کا گلستاں تجھ سے

بے نہایت عنایتیں تیری
فکر و دانش کا اک جہاں تجھ سے

ٹوٹتی ساعتوں کے صحرا میں
زندگانی کا ہر نشاں تجھ سے

لامکاں پر ترا تصرّف ہے
اور سارے زماں مکاں تجھ سے

رحم فرما زمین والوں پر !
شش جہت ہفت' آسماں تجھ سے

آدمیّت کی سرفرازی ہو
ابن آدم ہے ضوفشاں تجھ سے

ہفت افلاک 'ہفت ہی اشعار
ہے آثر کا قلم رواں تجھ سے

حمدیہ ماہیے

❁

بندہ ہوں میں مولا تو
عقل یہ کہتی ہے
اعلیٰ سے بھی اعلیٰ تو

❁

معبود ہے تو میرا
سر کو جھکاتا ہوں
مسجود ہے تو میرا

❁

تو سب کا سہارا ہے
تو نے کیا پیدا
تو مارنے والا ہے

❁

بندہ ہوں ترا مولا
رحم ذرا کر دے
سن لے تو دعا مولا

جب کام نیا کرنا
نام سے اللہ کے
آغاز کیا کرنا

جاوں میں جہاں یارب
یاد کروں تجھ کو
ہے وردِ زباں یارب

ایقان یہ کہتا ہے
ایک خدا سب کا
قرآن یہ کہتا ہے

واحد بھی ہے یکتا بھی
پاک خدا میرا
دانا بھی ہے بینا بھی

کہتا ہوں میں اَللّٰہُ
قلب کی دھڑکن میں
سنتا ہوں میں اَللّٰہُ

اکبر ہے تو عامر تو
ذات تری اعلیٰ
ہر چیز پہ قادر تو

بس تو ہی تو لافانی
وقت جب آئے گا
ہر چیز فنا ہوگی

طوفان میں نیّا ہے
پار لگا مولا
بس تو ہی کھویّا ہے

جگنو ہے نہ تارا ہے
راہ دکھا مولا
ہر سمت اندھیرا ہے

ذی شان خدا تو ہے
جان فدا تجھ پر
ایمان مرا تو ہے

جنگل ہو کہ صحرا ہو
راج فقط تیرا
دنیا ہو کہ عقبیٰ ہو

ادنیٰ ہوں میں اعلیٰ تو
علم یہ کہتا ہے
احقر ہوں میں والا تو

جبار بھی ہے اللہ

رحم بھی کرتا ہے

ستار بھی ہے اللہ

مایوس نہیں بندہ

نام ترا مولا

ہے دل پہ مرے کندہ

دشمن یہ زمانہ ہے

جان پہ بن آئی

بس تو ہی سہارا ہے

یارب ہیں جو نم آنکھیں

وقت برا آیا

ہم تجھ سے مدد مانگیں

جیسے ہی سحر جاگی
حمد میں اللہ کی
مصروف ہوئے پنچھی

❀

تو شر سے بچا یارب
ہاتھ اٹھا کر میں
کرتا ہوں دعا یارب

❀

راہی ہوں میں منزل تو
حمد کروں تیری
تعریف کے قابل تو

❀

احقر کی صدا مولا
نیک بنا سب کو
سن لے یہ دعا مولا

حمدیہ ثلاثیاں

❁

تیرا مسکن کہاں نہیں مولا
دور رہتا نہیں تو بندوں سے
تو ہے شہہ رگ سے بھی قریں مولا

❁

بس تیری حکومت ہے
مشرق ہو کہ مغرب ہو
ہر جا تری قدرت ہے

❁

تیرا جلوہ ہے چارسو سائیں
پھول میں چاند میں ستاروں میں
ذرّے ذرّے میں تو ہی تو سائیں

❁

پیاسی ہے نظر مولا
اک بار ان آنکھوں کو
دکھلادے حرم تیرا

نعت پاک

نعت کہنے کا سلیقہ ہو عطا
اے مرے آقاؐ محمدؐ مصطفیٰؐ

آپؐ بے شک ہیں حبیبِ کبریا
میں ہوں ادنیٰ ایک خادم آپؐ کا

مدحتِ احمدؐ کا ہے یہ معجزا
دور تک ہے نور کا اک سلسلا

آپؐ کی مدحت کروں میں کس طرح
ہے ثنا خواں خود خدا بھی آپؐ کا

جسم و جاں سارے معطّر ہو گئے
نامِ احمدؐ جب لبوں پر آ گیا

سبز گنبد ہے مرے پیشِ نظر
ٹوٹنے پائے نہ اب سلسلا

خواب میں ہیں جلوہ گر میرے نبیؐ
آنکھ اب کھلنے نہ پائے اے خدا

نام لب پر ہو تمہارا یا نبیؐ
روح تن سے جس گھڑی بھی ہو جدا

یوں اٹھائیں گے مجھے منکر نکیر
اے ثنا خوانِ محمدؐ مصطفیٰ

ق

ہم بھی مداحِ رسولِ پاک ہیں
نعت ہم کو بھی سنانا اک ذرا

نور بھر دیجے مرے اشعار میں
ہے اثرؔ کی بس یہی اک التجا

میں ہوں ٹوٹا ہوا سلسلہ یا نبیؐ
رابطہ، رابطہ، رابطہ یا نبیؐ

آپؐ خیرالبشر، آپؐ شاہِ اُمم
آپؐ ہیں والیِ دوسرا یا نبیؐ

آپؐ ہیں محترم، آپؐ ہیں محتشم
آپؐ برتر ہیں بعد از خدا یا نبیؐ

سوجھتا کچھ نہیں ہے کدھر جائیں ہم
پھر دکھا دیجیے راستہ یا نبیؐ

نعت گوئی کا حق ہم سے کیا ہو ادا
مدح خواں آپؐ کا ہے خدا یا نبیؐ

مصلحت آشنائی کے اس دور میں
سانس لینا بھی دوبھر ہوا یا نبیؐ

روضۂ پاک پر بس بلا لیجیے
جانِ خستہ کی ہے التجا یا نبیؐ

وقتِ آخر ہو جب اس گنہگار کا
ورد ہو لب پہ صلِّ علیٰ یا نبیؐ

پورے قد سے کھڑا کیوں نہ ہوگا اثرؔ
آپؐ نے جو دیا آسرا یا نبیؐ

جود و سخا سے، صدق و صفا سے جڑے ہوئے
اُن کے طفیل ہم ہیں خدا سے جڑے ہوئے

آفاق کی ہیں شرح تو انفس کی روشنی
لمحے جو آپؐ کے ہیں حرا سے جڑے ہوئے

اللہ کا یہ سب سے بڑا فضل ہے کہ ہم
ہیں دامنِ رسولِ خدا سے جڑے ہوئے

آقاؐ ہمیں بھی در پہ بلائیں گے ایک روز
اس آس میں ہیں صبر و رضا سے جڑے ہوئے

کیوں کر نہ ملتی ہم کو شفاعت رسولؐ کی
ہم بھی ہیں اولیا کی دعا سے جڑے ہوئے

ہر اک اذاں میں نامِ رسولِ خدا بھی ہے
احمدؐ احد ہیں گویا سدا سے جڑے ہوئے

لاریب ہم کو قربِ الٰہی ملا اثرؔ
اک عمر سے ہیں صلِ علیٰ سے جڑے ہوئے

تیرگی میں کتنے ہی آفتاب ابھر آئے
جب حضورِ اکرمؐ کے نقشِ پا نظر آئے

یا نبیؐ بلا لیجیے اس طرح مدینے کو
زندگی اُدھر گزرے، موت بھی اُدھر آئے

سلسلہ رسالت کا ختم کردیا رب نے
سرورؐ دوعالم جب بن کے راہبر آئے

آپؐ کو شبِ اسریٰ حق نے جب بلایا تھا
جبرئیل سدرہ تک بن کے ہم سفر آئے

ق

اُنؐ کی سربلندی کا یہ فقط اشارہ ہے
پل میں آسمانوں کی سیر کرکے گھر آئے

رحمتِ دوعالم سے رحمتوں کا طالب ہوں
اے اثرؔ دعاؤں میں کچھ نہ کچھ اثر آئے

ہے خدا بھی فدا محمدؐ کا
کیا کہیں مرتبہ محمدؐ کا

دل کے آنگن میں روشنی اتری
نام جب بھی لیا محمدؐ کا

ہر زمانے کی آنکھ نے چوما
جب ملا نقشِ پا محمدؐ کا

منزلِ حق اسے نصیب ہوئی
جس نے کلمہ پڑھا محمدؐ کا

کیسے دونیم ہوگیا تھا قمر
جب اشارہ ہوا محمدؐ کا

جس کو آنا ہے وہ ادھر آئے
ہے سدا در کھلا محمدؐ کا

جس طرف سچ کی روشنی ہے اثر
ہے اُدھر راستہ محمدؐ کا

نجوم و مہر و مہہ کیا ہیں فقط جلوے محمدؐ کے
منور ہوگئے دونوں جہاں صدقے محمدؐ کا

بلادِ شرق سے تا غرب وحشت تھی' اندھیرا تھا
عرب سے آفتاب ابھرا بنے نقشے محمدؐ کے

خدا کی مملکت میں جب بھی حرف آیا ہے آدمؑ پر
کشادہ ہوگئے ہر عہد میں رشتے محمدؐ کے

فراقِ عشقِ احمدؐ میں ہوئی ہیں باوضو آنکھیں
الٰہی اب تو دکھلادے مجھے جلوے محمدؐ کے

نہیں ملتی مثال ایسی خدا کے کارخانے میں
گنہہ گاروں کی بخشش کے لیے سجدے محمدؐ کے

ہوئی ہے سر بہ سجدہ فکر بھی دربارِ احمدؐ میں
مرا سرمایۂ علم و ہنر صدقے محمدؐ کے

نہیں تخصیص کوئی رنگ و نسل و ملک و مذہب کی
کھلے ہیں ہر بشر کے واسطے رستے محمدؐ کے

منور دونوں عالم ہوگئے میلاد انور پر
زمیں تا آسماں ہونے لگے چرچے محمدؐ کے

اثرؔ احمدؐ احد کے فرق و رشتے کو اگر سمجھو
خدا کے جتنے بندے ہیں وہ ہیں سارے محمدؐ کے

جب سے نبیؐ کا نام وظیفے میں آ گیا
اک بیکراں خلوص وسیلے میں آ گیا

پھرتے ہیں منہ چھپائے اندھیرے اِدھر اُدھر
ماہ تمام جب سے مدینے میں آ گیا

ہم پر بڑا کرم ہے یہ پروردگار کا
ذکرِ رسولؐ پاک جو ورثے میں آ گیا

قرآں بہ شکل نورِ ہدایت ہمارے پاس
اُمی لقب حضورؐ کے صدقے میں آ گیا

تقدیر اس کی مرکز انوار ہوگئی
جو شخص کملی والے کے سائے میں آ گیا

سب انبیاء میں رحمتِ عالم کا مرتبہ
صل علیٰ حضورؐ کے حصے میں آ گیا

اعجاز ہے یہ سرور عالم کا اے آثرؔ
فرمان حق جو آپ کے سینے میں آ گیا

خدا کے نور سے ہیں سیدالوریٰ روشن
ازل سے تا بہ ابد اُن کا سلسلہ روشن

جہاں جہاں بھی زمانے نے سر جھکایا ہے
وہاں وہاں ہے محمدؐ کا نقشِ پا روشن

خدا کی حمد کے اور نعتِ مصطفیٰ کے چراغ
ہیں میرے دل میں بہ احسانِ کبریا روشن

ہمارے دل میں اُجالے قیام کرتے ہیں
چراغِ عشقِ نبیؐ جب سے ہوگیا روشن

ورق ورق پہ مرے دل کے نعت ہے تحریر
ہے جسم و جاں میں اُجالوں کا سلسلہ روشن

اندھیرے ختم ہوئے باطل و جہالت کے
جہاں میں جب سے ہوئی شمع مصطفیٰ روشن

روش روش ہے منوّر، جہاں جہاں جاؤں
قدم قدم پہ چراغ آپؐ نے کیا روشن

سمجھ ہے ایسی کہاں ہم جو آپؐ کو سمجھیں
ہے آپؐ کا تو خدا پر ہی مرتبہ روشن

اثر نہ آئے گا ہرگز کبھی دعا میں اثرؔ
دعا میں ہو نہ اگر انؐ کا واسطہ روشن

❀ ❀ ❀

ذہن و دل میں اُجالا اترنے لگا
لکھ رہا ہوں میں نعتِ رسولؐ خدا

جا کے واپس نہ آنے کا ہے فیصلہ
میں مدینے چلا، میں مدینے چلا

اُن کے روضے پہ جب سر مرا جھک گیا
بندگی عمر بھر کی ہوئی ہے ادا

گونج کانوں میں نامِ محمدؐ کی ہے
بس گئی دل میں یادِ حبیبِ خدا

انؐ کی توصیف میں کوئی لغزش نہ ہو
اے خدا راہ سیدھی دکھانا ذرا

میری آنکھوں کی بینائی بڑھنے لگی
میں اندھیرے میں جب نعت لکھنے لگا

پہلے کرتا ہوں میں آنسوؤں سے وضو
ذکر کرتا ہوں پھر شاہِ لولاکؐ کا

جوں ہی ہونٹوں پہ آیا ہے ذکرِ نبیؐ
میرا کمرہ اچانک مہکنے لگا

ہر دعا میری مقبول ہونے لگی
آپؐ کا جب وسیلہ مجھے مل گیا

میری پلکوں پہ تارے چمکنے لگے
تیرگی میں جو انؐ کا خیال آگیا

آخری سانس تک ذکر کرتا رہوں
اپنے خالق کا اور اس کے محبوب کا

میں غلامِ محمدؐ ہوں ایسا اثر
جس پہ آقا کا لطف و کرم ہے سدا

ہے مجھ پہ آپؐ کا احسان اور کرم شاہاؐ
میں نعتِ پاک جو کرنے لگا رقم شاہاؐ

ثنا میں آپؐ کی چلتا ہے جب قلم شاہاؐ
نزول ہوتا ہے رحمت کا دم بدم شاہاؐ

سخی بھی آپؐ ہیں، عادل بھی ہیں امین بھی ہیں
نہیں ہے شک کوئی اللہ کی قسم شاہاؐ

بزرگ آپؐ سے بڑھ کر نہیں ہے بعدِ خدا
ہر اک جہاں میں ہیں بس آپؐ محتشم شاہاؐ

حضور آپؐ کی تعظیم ہے جو پیشِ نظر
سرِ نیاز جھکاتا رہا قلم شاہاؐ

جہاں سے آپ کو ٹھنڈی ہوائیں آئی تھیں
اُسی مقام پہ رہتے ہیں آج ہم شاہا

ق

ہم اپنے گھر ہی میں رہتے ہیں سہمے سہمے سے
کہ ہم پہ ہوتا ہے دن رات یاں ستم شاہا

بروزِ حشر آثر کو ملے نہ رسوائی
خدا کے واسطے رکھ لیجیے بھرم شاہا

کسی جہاں میں محمدؐ سا باکمال نہیں
مرے حضورؐ کی کونین میں مثال نہیں

حسین یوں تو خدا نے بہت بنائے مگر
سوائے انؐ کے کوئی صاحبِ جمال نہیں

سما گئے مرے دل میں وہؐ اس طرح کہ مجھے
سوائے ان کے کوئی دوسرا خیال نہیں

ملے عروج نہ کیوں اس کو دونوں عالم میں
غلامِ احمدِؐ مختار کو زوال نہیں

خدا نے اُنؐ کو ہی بخشی ہیں عظمتیں ساری
بجز نبیؐ کے کوئی ذات بے مثال نہیں

خدا نے رحمتِ عالم بنا کے بھیجا ہے
کہ آپؐ کی مرے آقا کوئی مثال نہیں

تمہارے ذکر کو رب نے کیا بلند ایسا
کہ اس کے بعد بلندی کا کچھ سوال نہیں

بہت فسردہ ہیں آقاؐ بہت ملول ہیں ہم
تمہارے ہجر میں جینا کسے وبال نہیں

ہے کملی والےؐ کا سایہ ہمارے سر پہ اثرؔ
قریب آئے کوئی گم رہی مجال نہیں

نعتیہ ماہیے

وہؐ شافع محشر ہیں
پاک نبیؐ میرے
بخشش کا سمندر ہیں

وہؐ دین کے رہبر ہیں
نور کا دریا بھی
طاہر ہیں، مطہرؐ ہیں

شیدائے محمدؐ ہوں
جان مری صدقے
دیوانۂ احمد ہوں

کیا لطف ہو جینے میں
جسم یہاں پر ہے
اور جان مدینے میں

ایمان بنادے گا
نامِ محمدؐ کا
انسان بنادے گا

احساس ستاتا ہے
دُور مدینے سے
جینا کوئی جینا ہے

روضے کو دکھا دیجیے
دُور رہوں کب تک
سرکارؐ بلا لیجیے

آنکھوں میں لگاؤں میں
خاک مدینے کی
قسمت سے جو پاؤں میں

للہ پڑھو سمجھو
نعت محمدؐ کی
قرآن میں ہے دیکھو

وہؐ نورِ الٰہی ہیں
نام محمدؐ ہے
محبوبِ خدا بھی ہیں

ہر لب پہ نبیؐ جی ہے
ذات مقدس ہے
مداح خدا بھی ہے

ہر شخص یہ دیکھے گا
دین محمدؐ کا
ہر ملک میں پھیلے گا

ہر سمت اُجالا ہے
نور کا پیکر جو
آنکھوں میں در آیا ہے

اللہ کے بندوں کو
خوف بھلا کیسا
آقاؐ کے غلاموں کو

اُمّی لقبی ہیں وہؐ
نور خدا کا ہیں
نبیوں کے نبیؐ ہیں وہؐ

شاہوں کے وہ سرور ہیں
اپنے شکم پر جو
باندھے ہوئے پتھر ہیں

احمد بھی ہیں حامد بھی
نور کا پیکر ہیں
عابد بھی ہیں ساجد بھی

بیزار ہیں جینے سے
ہجر کا عالم ہے
ہیں دور مدینے سے

آنکھیں جو مری نم ہیں
یاد وہ آتے ہیں
جو رحمتِ عالم ہیں

اے خالق بحر و بر

جان نکل جاے
سرکار کے روضے پر

نعتیہ ثلاثیاں

وہ نور کے پیکر ہیں
محبوبِ خدا بھی ہیں
سرتاپا معطر ہیں

وحشت کا بسیرا تھا
اسلام سے پہلے تو
ہر سمت اندھیرا تھا

پہنچا دے مجھے مولا
اک بار مدینے میں
رہتے ہیں جہاں آقاؐ

نعتیہ قطعات

خوشبوؤں کا تھا سلسلہ شب بھر
بارشِ نور مرحبا شب بھر
عرش پر کون فرش سے آیا
میزباں بن گیا خدا شب بھر

نمو اندر نمو ہونا پڑے گا
سراپا آرزو ہونا پڑے گا
قدم بوسی کو آئے انؐ کی لیکن
فلک کو باوضو ہونا پڑے گا

کون کہتا ہے سچ یہ بات نہیں
دن بہرحال دن ہے رات نہیں
آپ بے شک ہیں منبعِ انوار
خود سے روشن یہ کائنات نہیں

آسمانوں کا سفر صدیوں کی گونج
اور حدیثِ عشق کی سچائیاں
سبز اندر سبز تنویریں تمام
روشنی کی طرف پرچھائیاں

ہر صبح معطر ہے
ہر شام ہے نورانی
آقاؐ کے خیابان میں
جلووں کی فراوانی

بالیقیں ہوگی بارشِ انوار
ربط قرآں سے دائمی رکھنا
مسئلہ جب کوئی سلجھ نہ سکے
سامنے سیرتِ نبیؐ رکھنا

درود تم پر سلام تم پر

تمھیں ہو ہر ایک جہاں کے سرور، درود تم پر سلام تم پر ﷺ
تمھیں ہو آقا شفیعِ محشر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

خدا، فرشتے، حضور تم پر، صلوٰۃ و تسلیم بھیجتے ہیں
یہ حکم ہم کو بھی ہے سراسر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمھیں تو محبوب کبریا ہو، اسی لیے تو خدا نے بے شک
عطا کیا ہے تمھیں کو کوثر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

خلیلؑ نے جس کی، کی ہے مدحت، مسیحؑ نے جس کی دی بشارت
تمھیں ہو وہ آخری پیمبر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمھیں پہ نازل ہوا ہے قرآں ، جو تا قیامت رہے گا فرقاں
ہدایتوں کا ہے اک سمندر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

دیا ہے تم نے ہی درسِ وحدت ، نہیں کوئی لائقِ عبادت
بجز خدائے بزرگ و برتر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

ہوا تمہارا ظہور جس پل ، بتوں کا سارا نکل گیا بَل
جُھکا کے سر وہ گرے زمیں پر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

حضورؐ تم ہو خدا کے پیارے ، ہو آمنہ کے بھی تم دلارے
تمھیں حلیمہ کے ناز پرور ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

بدن تمہارا ہے نور پیکر ، تو رشکِ یوسف ہے روئے انور
تمہاری زلفیں ہیں مشک و عنبر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

گئی جہالت مٹا اندھیرا ، تمہارے آنے سے نور پھیلا
زمیں منور زماں منور ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

یہ بحر و بر بھی یہ آسماں بھی ، یہ چاند سورج یہ کہکشاں بھی
حضورِ اکرم ، نثار تم پر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارا پایا جو اک اشارہ ، تو ہو گیا چاند آدھا آدھا
فلک تھا حیراں زمین ششدر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

وہ سنگ ریزوں کا کلمہ پڑھنا ، وہ مہرِ تاباں کا لوٹ آنا
ہیں معجزے بھی تمہارے اکثر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تجلّیاتِ خدا سمیٹے ، زمیں پہ پہنچے جو آسماں سے
تھا گرم تب تک تمہارا بستر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

حضور بچپن میں اپنے گھر سے ، شدید گرمی میں تم جو نکلے
تھا ابرِ رحمت تمہارے سر پر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارا پیکر ہے نورِ اوّل تمہیں ہو نبیوں میں سب سے افضل
تمہارا ثانی نہ کوئی ہمسر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

علومِ ظاہر میں تم ہو کامل ، علومِ باطن میں بھی ہو فاضل
ہو بحرِ عرفاں کے تم شناور ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں شہنشاہوں کے شہنشہ ، نہ مال و زر کی تھی تم کو پروا
نہ گھر میں تھا کوئی نرم بستر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارے در سے حضورِ عالی ، گیا نہ خالی کوئی سوالی
تمہیں نے باندھے شکم پہ پتھر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو آقا نبیٔ رحمت ، تمہیں ہو آقا شفیعِ اُمت
تمہیں ہو ہادی تمہیں ہو رہبر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

مقامِ محمود ہے تمہارا ، ہو عاصیوں کا تمہیں سہارا
تمہیں تو بعد از خدا ہو برتر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

بہت سے آئے رسولِ داور ، ستارے جیسے ہوں آسماں پر
ہو تم ستاروں میں ماہِ انور ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

عنایتوں سے نوازشوں سے، تمہیں نے اپنی محبتوں سے
زمانے بھر کو کیا مسخر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہاری توصیف کی خدا نے، درود بھیجے ملائکہ نے
تو مدح کیا کر سکے گا احقر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں نے سب کے دلوں کو جیتا تمہارے قبضے میں کچھ نہیں تھا
نہ فوج و عسکر نہ تیغ و خنجر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارے جود و سخا مثالی، تمہارے لطف و عطا مثالی
تمہارا منہاج سب سے بہتر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارے صدق وصفا مثالی، تمہارے حلم وحیا مثالی
تمہیں ہو رحم و کرم میں اشہر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہاری سیرت رسولِ اکمل، اندھیری راتوں میں جیسے مشعل
ہر ایک نکتہ ہے اس میں مضمر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہاری خاطر بنی یہ دنیا، تمہارے دم سے ہے بزمِ عقبیٰ
ہر ایک منظر تمہارا منظر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں شہنشاہ تاج والے تمہیں نے فاقوں میں دن گذارے
جلا نہ چولہا بھی گھر کا اکثر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

عرب میں جتنے تھے سب قبائل تھے جان و دل سے وہ تم پہ مائل
کہ دینِ احمدؐ ہے سب سے بہتر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تھے تم پہ شیدا بنومزینہ، بنواسد اور بنوجہینہ
بنوسعد اور تمیم و اشعر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

امین تم ہو تمہیں ہو عادل تمہیں ہو فاضل تمہیں ہو قابل
تمہیں ہو بندے تمہیں پیمبر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

مبین بھی تم متین بھی تم، تمہیں ہو عابد تمہیں ہو امجد
تمہیں ہو ناصر تمہیں ہو اطہر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو حامد تمہیں ہو ساجد، تمہیں ہو صادق تمہیں مصدق
تمہیں کو حق نے کہا ہے انور، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو محمود تم محمد، تمہیں ہو طٰہٰ تمہیں ہو احمد
تمہیں ہو دینِ مبیں کے محور، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

رؤف ہو تم رحیم ہو تم، کریم ابنِ کریم ہو تم
نسب میں عالی شرف میں برتر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

بشیر بھی ہو نذیر بھی ہو، تمہیں سراجِ منیر بھی ہو
تمہیں ہو طاہر تمہیں مطہّر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

ہو مصطفٰی بھی ہو مجتبیٰ بھی، ہو مکتفی بھی ہو مرتضٰی بھی
تمہیں ہو شانِ خدا کے مظہر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

شدید بھی ہو سدید بھی ہو، وحید بھی ہو احید بھی ہو
منیب بھی ہو تمہیں میسر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

حکیم بھی تم حلیم بھی تم ، علیم بھی تم کلیم بھی تم
تمہیں ہو اوّل تمہیں موخر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو واصع تمہیں ہو واصل، عزیز تم ہو تمہیں معزز
تمہارا ہر ہر قدم ثمرور ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

حبیب بھی تم حسیب بھی تم، خطیب بھی تم مجیب بھی تم
تمہاری مدحت بیاں سے باہر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو قاسم تمہیں ہو خاتم، تمہیں ہو یٰس تمہیں ہو طٰس
تمہیں ہو محبوبِ ربِّ اکبر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو صالح تمہیں ہو مصلح، تمہیں ہو طیب تمہیں مطیّب
تمہیں ہو کون و مکاں میں اشہر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو حاشر تمہیں ہو آمر، تمہیں مزمل تمہیں مدثر
خدا نے تم کو کہا ہے ازہر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

قوی بھی تم ہو صفی بھی تم ہو، نقی بھی تم ہو تقی بھی تم ہو
تمہیں مذکر تمہیں مفجر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو والی تمہیں ہو وافی، تمہیں ہو راجی تمہیں ہو شافی
تمہیں ہو کافی تمہیں مؤتر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو منذر تمہیں مشاور، تمہیں ہو زاجر تمہیں مغفر
تمہیں ہو صدق و صفا کے پیکر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

حفیظ بھی تم تمہیں ہو حافظ ، تمہیں ہو بالغ تمہیں مبلغ
تمہیں ہو ظاہر تمہیں ہو مظہر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو صابر تمہیں ہو شاکر، تمہیں ہو ماجد تمہیں ہو واجد
تمہیں ہو انسانیت کے رہبر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو اکرم تمہیں مکرم ، تمہیں ہو مسلم تمہیں مقدم
نبیؑ برتر رسولِ داور ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو اُمی تمہیں ہو راضی، تمہیں ہو مکی تمہیں حجازی
تمہیں ہو فاتح تمہیں مظفر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں قریشی بھی ہاشمی بھی، تمہیں تہامی تمہیں نزاری
تمہیں ہو اعلیٰ تمہیں ہو بہتر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

نشاط پرور مہک دلوں میں، لہو کی گردش ہے شہہ رگوں میں
ہوے تمہارے جو نام ازبر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارا ہے اسم اسمِ اعظم، بہت مکرم بہت معظم
جو لب پہ آئے بنے مقدر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارا منکر ہے حق کا منکر، خدا کا یہ فیصلہ ہے آخر
نہ آے گا اب کوئی پیمبر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں نے بخشی دلوں کو ٹھنڈک، کٹا غموں کا سفر بھیانک
تمہیں سے روشن ہمارا گھر گھر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

ہمارے باطن کی تم تجلی ، ہمارے ظاہر کی تم تسلی
تم آرزوؤں کا ہو سمندر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں غذا کی تھی کچھ نہ چاہت ، مگر خدا نے دی اتنی طاقت
رُکانہ[1] چت ہوگیا زمیں پر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

حُنین، ذی قرد ، بدر و خندق ، اُحد کہ ذاتِ سلاسلِ حق
تمہیں ہو منصورِ جنگِ خیبر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تبوک، طائف ہو یا قریظہ ، نضیر او طاس ہو کہ موتہ
تمام جنگوں کے تم مظفر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

نگاہ نیچی رکھی ہے تم نے ، سلام پہلے کیا ہے تم نے
ہو کوئی اکبر کہ کوئی اصغر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

ہوے ہیں آنکھوں سے اشک جاری تمہاری فرقت ہے مجھ پہ بھاری
بنا ہے سینہ دکھوں کا دفتر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

---

[1] عرب کا مشہور پہلوان جسے حضور اکرمؐ نے تین بار شکستِ فاش دی۔

تمہارے روضے کے دیکھنے کو، تمہاری چوکھٹ کے چومنے کو
ہے آنکھ بے کل تو دل ہے مضطر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارے گنبد کا رنگ اخضر، جھکیں ملک بھی اس آستاں پر
تمہارا روضہ ہے روح پرور، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہاری طاعت ہے رب کی طاعت تمہاری مدحت ہے عینِ راحت
تمہارا تذکار سب سے بہتر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

خدا سے تم نے نہ کی شکایت، تمہارے دشمن تھے بے نہایت
دعائیں دیں گالیاں بھی سُن کر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

معاف کرنا سرشت میں تھا، لیا نہ اعدا سے تم نے بدلہ
مرے اب و جد نثار تم پر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تھی تم کو اُمت کی فکر ایسی، کہ رات ساری دعا میں کاٹی
ہوئے بالآخر شفیع محشر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

ہیں دونوں عالم تمہارے بس میں، ہو تم درخشاں نفس نفس میں
ہو دونوں عالم میں تم مفخر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارا پیکر ہے نور پیکر ، اسی لیے تو حضور انور
تمہارا سایہ نہ تھا کہیں پر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارے دم سے مٹی ہے وحشت، زہے نوازش زہے عنایت
ہمیں ملا برکتوں کا لشکر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

مصیبتوں میں جو گھر گئے ہیں' تمہارے رستے سے پھر گئے ہیں
ہوا ہے اُمّت کا حال ابتر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

کسی کے آگے بچھا کے چادر، نصیب میلا کریں تو کیوں کر
ہماری چاہت کا تم ہو محور ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

کھلی ہوئی جو کتابِ حق ہے، لباسِ نوری میں ہر ورق ہے
ورق ورق پر ہو تم منور ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

خدا کی وحدت نبی کی طاعت، نماز روزہ' زکوٰۃ اور حج
کہا ہے تم نے "ہے فرض تم پر" ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارا تذکار ہر زماں میں ، تمہارا ہے نام ہر اذاں میں
ہوا ہے چرچا تمہارا گھر گھر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

نہیں ہے تخصیص ملک و ملّت ، سبھی کی خاطر ہے تا قیامت
مرے نبی کا کھلا ہوا در ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارا لب پر جو نام آیا ، تو قدسیوں کا سلام آیا
ہوا اُجالا بھی دل کے اندر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہاری مدحت میں اے پیمبرؐ، قلم نے اپنا جھکا لیا سر
ہوا ہے قرطاس بھی معطر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

ہوا زمانہ ہمارا دشمن ، کہیں نہیں ہے ہمارا مامن
بس ایک تم ہو ہمارے یاور ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

نظر میں سب کی ببول ہیں، ہم بہت فسردہ ملول ہیں ہم
کبھی تو برسیں گے پھول ہم پر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

میں نعتِ احمدؐ کا آئینہ ہوں، سکندری ہے نصیب میرا
مرے قلم کا ہو تم ہی جوہر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

کھلا ورق ہوں کھلا سبق ہوں، ہے جو بھی پیشِ نظر وہ حق ہوں
نہ کوئی احوال تم سے مضمر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

مری نظر کی ہے آخری حد، سنہری جالی وہ سبز گنبد
فلک جسے چومتا ہے جھک کر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

یہ آرزو ہے مدینہ جاؤں، تمہارے روضے پہ سر جھکاؤں
وہاں سے آؤں نہ پھر پلٹ کر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہاری مدحت مری زباں پر، نظر تمہارے ہے آستاں پر
تمہیں تو ہو میرے دل کے اندر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہاری مدحت سے میرے آقا ، مرے تخیل میں ہے اُجالا
وگرنہ پہلے تھی فکر بنجر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

ہے مرضیِ حق بیاں تمہارا، خدا ہے خود مدح خواں تمہارا
تمہاری مدحت ہو ہم سے کیوں کر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

یہ التجا ہے حضورِ انور ، سنوار دو تم مرا مقدر
عطا ہو مجھ کو بھی ایک چادر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

اثرؔ تمہارا ہے ایک خادم ، ہے معصیت پر وہ اپنی نادم
ہو اک کرم کی نگاہ اس پر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

''نعتِ رسولِ خداؐ'' کے بارے میں مشاہیرِ اُردو کے تاثرات ......

■ آپ کا گراں مایہ اور تاریخی حیثیت کا متحمل تحفہ ''نعتِ رسولِ خداؐ'' ملکر موجب مسرت ہوا۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیش بہا نذرانۂ عقیدت پیش کرکے آپ نے راہِ نجات ڈھونڈ لی ہے۔ میرا ایمان ہے کہ بارگاہ ذوالمنن میں اسے شرف قبولیت حاصل ہوگا اور آپ رحمتوں کی بارش سے نہال ہوں گے۔ ایک ہی نعت پاک میں ذات اقدسؐ کے تمام اسمائے گرامی اور صفات و الطاف موتیوں کی طرح پروکر آپ نے اپنی فن کارانہ ہنرمندی کا ثبوت دیا ہے۔ ہر مصرع سے آپ کی عقیدت مندی کی کرنیں پھوٹتی ہیں اور جذبۂ حُبِ رسولؐ امنڈتا دکھائی دیتا ہے۔ الفاظ کا انتخاب اور ترتیب و نشست شاعرانہ پختگی کا مظہر ہے۔ ''نعتِ رسولِ خداؐ'' کے محاسن بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ یہ تخلیقی کارنامہ دیگر نعت گو شعراء کے لیے بھی باعثِ رشک ہے۔''

پروفیسر ناز قادری صدر شعبۂ اُردو بہار یونیورسٹی (مظفر پور)

■ ''ڈاکٹر محمد علی اثر اپنی خوش طالعی پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے کہ وہ ''نعتِ رسولِ خداؐ'' کے طفیل اب خاصانِ ادب کی صف میں شامل ہوگئے ہیں۔ اُردو کے ایک ممتاز ناقد، محقق، شاعر اور ماہر دکنیات کی حیثیت سے ان کی وقیع خدمات کا اعتراف عام ہے لیکن ایک مداحِ رسولؐ کی حیثیت سے وہ اس نعت کی بدولت روشناس ہوئے ہیں۔ حبِ رسولؐ ایمان کی پہلی شرط ہے اور نعتِ رسولؐ اسی جذبے کا اظہار ہے۔ ڈاکٹر اثر نے ذات رسالت مآبؐ سے جس بے پایاں عقیدت، للّٰہیت، اخلاص، والہانہ پن اور ربودگی کا اظہار کیا ہے وہ ہمارے اس احساس کو تقویت پہنچاتا ہے کہ ان کے دل میں عشقِ رسولؐ کی شدت بھی ہے اور حدت بھی اور یہ دولتِ گراں مایہ ہے جو رحمت پروردگار سے ہم کنار کرتی ہے اور یہی معراجِ زندگی ہے۔

پروفیسر فاروق احمد صدیقی بہار یونیورسٹی (مظفر پور)

■ پروفیسر محمد علی اثر ان خوش نصیب شعراء میں سے ہیں جنہوں نے نعت گوئی کو اپنا وسیلۂ نجات بنالیا ہے۔ انہوں نے ایمائیت سے کام لے کر کئی واقعات کو پر اثر انداز میں ''نعتِ رسولِ خداؐ'' میں پیش کیا ہے۔ ان کے نعتیہ اشعار سرکارؐ کی سیرت، آپؐ کی سوانح حیات اور آپؐ کے عہد کی تاریخ پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔ ایک تو عقیدے کی سرشاری دوسرے لہجے کی گھلاوٹ اور اس پر تاریخ و سیرت سے استفادہ۔ یہ ساری باتیں ''نعتِ رسولِ خداؐ'' کے محاسن ہیں۔

پروفیسر محمد عبدالرزاق فاروقی سابق صدر شعبۂ اُردو گلبرگہ یونیورسٹی

■ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا اور آپؐ کا بیان ایک سعادت ہے، جو محمد علی آثر کو حاصل ہوئی ہے اور ظاہر ہے کہ ''ایں سعادت بزورِ بازو نیست'' والی بات ہے۔ کچھ ادھر کا اشارہ بھی شامل حال تھا۔ جس کی وجہ سے انھیں یہ توفیق بہ اندازہ ہمت حاصل ہوئی ہے۔ محمد علی آثر کی نعت ''درود تم پر سلام تم پر'' کی ردیف میں سب سے طویل نعت ہے۔ یہ نعت آثر کے سچے جذبۂ عقیدت کی دین ہے۔

پروفیسر یوسف سرمست سابق صدر شعبۂ اُردو جامعہ عثمانیہ (حیدرآباد)

■ ''آپ کا بے بہا تحفہ ''نعتِ رسولِ خدا'' نظر نواز ہوا۔ کئی مرتبہ پڑھا آنکھوں سے لگایا۔ حق تعالیٰ آپ کو اس سعادت کے لئے بارگاہ رسالتؐ سے قبولیت کا اعزاز عطا فرمائے۔ رشک آرہا ہے آپ پر کہ آپ نے ۱۹۲ اشعار کی نعت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے اسمائے گرامی بڑے سلیقے سے سمودیئے۔ آپ کی اس کاوش پر اللہ تعالیٰ آپ کے دنیا و آخرت میں درجے بلند فرمائے۔''

جناب حسن داد خاں (حیدرآباد)

■ ''نعتِ رسولِ خدا'' دستیاب ہوی۔ کتاب کیا ہے؟ عقیدت کے تازہ بہ تازہ پھولوں کا ایسا گلدستہ ہے جس کی خوشبو قرطاس قرطاس ہی نہیں، ہر پڑھنے اور سننے والے کی چشم، ذہن، دل، زبان اور ایمان کو پیارے نبیؐ کی پیاری یاد کے ساتھ معطر اور منور فرماتی رہے گی۔ نعت کے لفظ لفظ کا گلدستہ سجانے میں آپ نے جس جاں فشانی سے پھول، رنگ اور خوشبو کا انتخاب کیا ہے وہ انتخاب اللہ تعالیٰ کے محبوب کی ذات پاک کے تمام تر صفات کے گوشے گوشے کی حقیقی تشریح اور سچی ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں۔

جناب محمد حسنین، بہرائچ (یوپی)

■ عصر حاضر میں مدح رسول اکرمؐ کا مبارک و مقدس مشغلہ رکھنے والے خوش نصیب شاعروں میں پروفیسر محمد علی اثر کا نام بہت نمایاں اور اہم ہے۔ انھیں دولت عشق نبیؐ وارثت میں ملی ہے۔ ''نعتِ رسولِ خدا'' ان کی ذاتِ انوارؐ کے ساتھ والہانہ وابستگی کا مہکتا ہوا گلدستہ ہے۔ پروفیسر اثر نے حضور اکرمؐ کی ذاتِ اطہر، سراپائے اقدس، حسن و جمال، اخلاق حسنہ، اوصاف حمیدہ اور پیامِ رحمت کے ساتھ ساتھ اپنی سچی نسبت و محبت کو نہایت ادب و احترام کے ساتھ بہت ہی سلاست اور فنی شعور کے ساتھ ظاہر کیا ہے۔

ڈاکٹر سید محمد حمید الدین شرفی (حیدرآباد)

■ ''نعتِ رسولِ خدا'' کے مطالعہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ محمد علی اثرؔ نے حبِ رسولؐ کے جذبہ کو دل کی گہرائیوں میں پوری طرح اتار کر یہ نعت لکھی ہے اس لئے اس کے ہر شعر پر آمد کا گمان ہوتا ہے۔شروع کے اشعار سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ حیاتِ طیبہ کے واقعات کے تسلسل کو برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ مدحِ رسولؐ اور خیالات و مضامین کی فراوانی نے اشعار کو ایک خوب صورت موڑ عطا کر دیا ہے اور اشعار خود بخود دست بستہ ان کے سامنے کھڑے ہونے لگے...... یہ نعت فنِ نعت گوئی کو نئی لفظیات اور نئی سمتوں سے روشناس کراتی ہے۔

حکیم محمد یعقوب اسلم عمری (وانمباڑی، ٹمل ناڈو)

■ مبارک ہو آپ نے بہت پاکیزہ نعت پاک کہی ہے۔ جزاک اللہ تاریخی نام (۱۴۲۱ھ) اور ۹۲ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے اعداد) کا التزام بھی قابلِ داد ہے۔

شرف نعتِ رسولِؐ خدا

۲۰۰۱ء

جناب مغیث الدین فریدی مرحوم (کانپور)

■ ''نعتِ رسولِ خدا'' ڈاکٹر محمد علی اثرؔ کی طویل نعت ہے جو اُردو کی سب سے طویل نعتوں میں سے ایک ہے۔ یہ بیک وقت توشۂ آخرت بھی ہے اور اظہار محبت بھی۔ اور اظہار میں فنی مہارت نے بڑی جامعیت پیدا کر دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اپنی نوعیت کی ایک کامیاب نعت ہے۔''

جناب جاوید در بھنگوی

■ ''نعتِ رسولِ خدا'' کی بحر نہ صرف طویل ہے بلکہ مترنم بھی ہے اور بیشتر اشعار مرصع ہیں جن میں ایک سے زائد قوافی کا استعمال کیا گیا ہے۔ ان اشعار کے مطالعہ سے پڑھنے والوں پر ایک کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔اس نعت پاک میں از اول تا آخر حیات اقدسؐ کی خوشبو پھیلی ہوئی ہے اور سیرت پاکؐ کی کرنیں پھوٹتی نظر آتی ہیں۔

ڈاکٹر فاروق شکیل حیدرآباد

■ ''نعتِ رسولِ خدا'' کے تمام اشعار میں نے ایک ہی نشست میں پڑھ لیے اور آپ کی بے پناہ شعری صلاحیتوں کا قائل ہو گیا۔مضمون میں ایسی اثر آفرینی کوئی سچا عاشق رسولؐ ہی پیدا کر سکتا ہے۔

جناب شان بھارتی ایڈیٹر سہ ماہی رنگ (دھنباد)

■ ''نعتِ رسولِ خدا'' ڈاکٹر محمد علی اثرؔ کی ۱۹۲ اشعار پر مشتمل ایک طویل نعت ہے جس میں حضورؐ کی سیرت کی جھلکیاں ہیں اور انؐ کے اعلیٰ کردار، پاکیزہ صفات اور معجزات کا بیان سادگی کے ساتھ کیا گیا ہے۔

قمر سنبھلی (دہلی)

مصنف کے بارے میں

نام : **محمد علی اثر**

والد کا نام : حکیم شیخ محبوب صاحب

تاریخ پیدائش : ۲۲ رڈسمبر ۱۹۴۹ء

قابلیت : ایم۔اے، پی ایچ۔ڈی مخطوطہ شناسی کا پوسٹ ایم۔اے ڈپلوما۔

مصروفیت : پروفیسر شعبہ اردو جامعہ عثمانیہ

اعزازات : ۱۔ ایم۔اے میں سب سے زیادہ نشانات حاصل کرنے پر دو طلائی تمغے

۲۔ آندھرا پردیش، اتر پردیش، بہار، مغربی بنگال اور راجستھان اردو اکیڈیمی کی جانب سے مختلف کتابوں پر ادبی انعامات۔

۳۔ امتیاز میر ایوارڈ۔ میر اکیڈیمی لکھنو

۴۔ امریکن بائیوگرافیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے Distinguished Leadership Award.

۵۔ انٹرنیشنل Man of the Year (1998) ایوارڈ (امریکہ)

سیر و سفر : امریکہ جون ۱۹۹۸ء

انگلینڈ ڈسمبر ۱۹۸۸ء

مطبوعات

۱۔ غواصی شخصیت اور فن (تحقیق)
۲۔ ملاقات (شاعری)
۳۔ شمع جلتی رہے (رپورتاژ)
۴۔ دبستان گولکنڈہ (مرتبہ)
۵۔ تذکرہ اردو مخطوطات (جلد ششم مرتبہ)
۶۔ دکنی اور دکنیات (وضاحتی کتابات)
۷۔ دکنی اور دکنیات پاکستانی ایڈیشن
۸۔ دکنی غزل کی نشو و نما
۹۔ دکنی کی تین مثنویاں
۱۰۔ دکنی شاعری تحقیق و تنقید
۱۱۔ نظیر شناسی (بہ اشتراک پروفیسر اکبر علی بیگ)
۱۲۔ کلیات ایمان۔ (مرتبہ سیدہ ہاشمی) - ترمیم و اضافہ محمد علی اثر
۱۳۔ حرف نم دیدہ (شاعری)
۱۴۔ تحقیقی نقوش
۱۵۔ جنوب کا شعر و ادب (مرتبہ)
۱۶۔ خامہ در خامہ (مرتبہ)
۱۷۔ نوادرات تحقیق
۱۸۔ دکنی غزلوں کا انتخاب (مرتبہ)
۱۹۔ تذکرہ اور مخلوطات (جلد اول)
۲۰۔ بنام علیم صبا نویدی (مرتبہ)
۲۱۔ ڈاکٹر محی الدین قادری زور (مرتبہ)
۲۲۔ نعت رسول خدا
۲۳۔ مثنوی اشتیاق نامہ
۲۴۔ دیوان عبداللہ قطب شاہ (بہ اشتراک ڈاکٹر عطاء اللہ خاں)
۲۵۔ مقالات اثر (تحقیق)
۲۶۔ اصغر ویلوری فن اور شخصیت (مرتبہ)
۲۷۔ تذکرۂ اُردو مخطوطات جلد دوم و سوم زیر طبع
۲۸۔ انوارِ خطِ روشن

مادّہ ہائے تاریخ

چراغِ حرفِ حمد ونعت

۲۰۰۲ء

مجموعۂ دلکش، رسالہ صنعتِ حمد ونعت

۲۰۰۲ء

تصنیف شاعر سخن کامل

۲۰۰۲ء

ادیب مکرم جناب ڈاکٹر محمد علی صاحب اثرؔ

۲۰۰۲ء

قطعۂ تاریخ

حمد و نعت کا ایک مجموعہ اور چھپا
شعری ادب میں ایک اضافہ اور ہوا
ذکرِ خدا کا حُبِ نبیؐ کا ہے آئینہ
قاری و سامع کا بھی ہوگا یہ کہنا
شاعر تو نے شعر کہے ہیں عمدہ تر
نعتیہ ''ماہیا'' اور ''ثلاثی'' واہ ہیں کیا
لکھے ہے شارقؔ مادہ یہ تاریخ کا دیکھ
حمد ونعت کا خوب ہے یہ مجموعہ ترا

۲۰۰۲ء

تالیف شعر حقیقی از شارق جمال

۲۰۰۲ء